

13- نعت

امیر مینائی

(۱۸۳۲ء۔۔۔۔۔۱۹۰۰ء)

تعارف:

منشی امیر مینائی، نصیر الدین حیدر (شاہ اودھ) کے عہد میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولوی کرم محمد تھا۔ آپ حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنؤ کی بیٹی اور اولاد میں سے تھے، اسی لیے اپنے نام کے ساتھ ”مینائی“ لکھتے تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم مفتی سید اللہ رام پوری سے حاصل کی۔ بعد ازاں تعلیم کی تکمیل کے لیے علمائے فرنگی محل کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ منشی مظفر علی امیر سے شاعری میں اصلاح ملی۔ کم عمری میں ہی شاعری میں بلند مقام حاصل کر لیا۔ ابھی آپ کی عمر میں سال تھی کہ نواب واجد علی خاں نے اپنے دربار میں طلب کیا اور کلام سنا۔ بیالیس سال رام پور کے نواب یوسف علی خاں اور نواب کلب علی خاں کے استاد رہے۔ آخری زمانے میں نواب مرزا داغ نے انھیں حیدر آباد بلوایا، وہاں جاتے ہی بیمار ہو گئے اور اسی بیماری کے دوران کی انتقال ہو۔

سادگی اور روانی:

امیر مینائی کا شمار اپنے عہد کے قادر الکلام شاعروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے تمام اصناف میں شاعری کی مگر غزل اور نعت کی طرف زیادہ رجحان رہا۔ آپ کی شاعری، زبان و بیانیہ کی خوبیوں اور فکر و خیال کی رعنائیوں کا مجموعہ ہے۔ ان کی نعتوں میں، آورد کے مقابلے میں آمد کا رنگ غالب ہے۔ انھوں نے محاورات اور منائع کو اس عمدگی سے برتا ہے کہ کلام میں کہیں بھی تصنیع پیدا نہیں ہونے دی۔ انھوں نے الفاظ و تراکیب کا استعمال بھی محتاط ہو کر کیا ہے اور حتی الامکان سادگی اور روانی کا پہلو پیش نظر رکھا ہے۔ ان کی نعتوں میں درد و اثر اور سوز و گداز کی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف میں دو عشقیہ دیوان: ”مرآۃ الغیب“، ”منم خانہ عشق“ اور ایک نعتیہ دیوان ”محامد خاتم النبیین علیہ السلام“ شامل ہیں۔ انھوں نے شاعروں کا ایک تذکرہ ”انتخاب یادگار“ کے نام سے مرتب کیا۔ ان کا نام لفظ ”امیر اللغات“ بھی بن کا ایک اہم علمی کارنامہ ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	صبح کی ہوا	طوطی	ایک خوش آواز پرندہ
تذکرہ	ذکر	یکسو	ایک جانب، ساکن
چار سو	چار طرف	حرمت	عزت، احرام
مکان	مادی دنیا، جس کی حد ہے	لامکان	غیر مادی جہاں
بے داغ	داغ کے بغیر	بے خار	کانٹے کے بغیر

اشعار کی تشریح

شعر 1- صبا بے شک آتی مدینے سے تو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بو ہے

تشریح:

شاعر امیر مینائی نعتیہ اشعار کی صورت میں شائے مصطفیٰ ﷺ میں رطب اللسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صبا جب چلتی ہے تو چہار سو خوشبو لے ہوئے ہوتی ہے۔ وہ صبا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے صبا! جب تو مدینے سے ہو کر آتی ہے تو تم میں بہت خوشبو رچی ہوتی ہے۔ بے شک تم میں ضرور خوشبو ہوگی کیوں کہ تم میرے محبوب حضرت محمد ﷺ کی گلیوں سے ہو کر آئی ہے۔ ہم انسانوں پر آپ ﷺ کی بدولت بے پناہ منایات اور بے شمار نوازشات ہیں۔ چنانچہ شاعر اپنے زاویہ نگاہ سے صبح کے منظر کو بیان کرتے ہوئے صبح کی ہوا کو مدینے کی خوشبو میں رچا بسا محسوس کرتا ہے۔

شعر 2- سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

تشریح:

حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن نبی کریم ﷺ کے در پر ہی پورے کرنا چاہتا ہوں۔ میرا جینا اور میرا مرنا صرف نبی پاک ﷺ کے لیے ہی ہو۔ میں جب تک زندہ رہوں روزِ روضہ رسول ﷺ پر ہی سجدہ ریز رہوں اور جب موت آئے تو وہ بھی میرے لیے ہی آئے۔ کیا میری دلی خواہش ہے اور کیا میری دلی تمنا ہے آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ نہ صرف فرشتے بلکہ خود خدا تعالیٰ بھی حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس لیے ہمارے ایمان کا حصہ اصل آپ ﷺ کی رحمت ہے۔ اور آپ ﷺ کی محبت ہے۔ انسان جسہ خاکی ہے جبکہ نبی پاک ﷺ نور ہی نور ہیں۔ آپ ﷺ وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ اس کائنات کا حسن آپ ﷺ ہی کا مرہون منت ہے۔۔۔ دونوں جہان آپ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ لالہ کا پھول جو اپنی خوبصورتی اور رعنائی میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ لالہ کے پھول کی رعنائی اپنی خوبصورتی کے باعث دنیا میں بے مثل ہے لیکن اس میں ایک کمی ہے وہ یہ کہ اس میں ایک داغ ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے پھول جو خوبصورتی میں کمال درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں جو ہاتھ کو زخمی کر دیتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ذات پاک پوری انسانیت کے لیے باعث رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔ انسان کامل ہونے کا شرف صرف آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے۔

8۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

عَظَمٰی و بَلِیْلٌ، مَذْکُورٌ، حَقِیْقَہٌ، اَکْرَمٌ، اَکْبَرٌ، ظہورٌ، دَاغٌ، لَالَہُ، خَدِیجٌ

جواب: عَظَمٰی و بَلِیْلٌ، مَذْکُورٌ، حَقِیْقَہٌ، اَکْرَمٌ، اَکْبَرٌ، ظہورٌ، دَاغٌ، لَالَہُ، خَدِیجٌ۔

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) صبا کہاں سے آتی ہے؟

جواب: صبا اپنے شریف سے آتی ہے۔

(ب) پھولوں میں کس کی خوشبو ہے۔

جواب: پھولوں میں حضرت محمد ﷺ کی خوشبو ہے۔

(ج) شاعر کے دل میں کیا حسرت اور آرزو ہے؟

جواب: شاعر کے دل میں یہ حسرت اور آرزو ہے کہ میں زعمہ رہوں تو تیرے در پر اور میری موت بھی آئے تو تیرے در پر آئے۔

(د) شاعر اپنی حرمت اور آبرو کس بات میں خیال کرتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حرمت اور آبرو اس بات میں خیال کرتا ہے کہ میں تیری راہ میں مر کر خاک ہو جاؤں یعنی تیری راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دوں۔

(ه) طوطی و بلبل کس کا ذکر کرتے ہیں؟

جواب: طوطی و بلبل حضرت محمد ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔

2۔ اس نعت میں ردیف کیا ہے؟

جواب: اس نعت میں ردیف "ہے" ہے۔

3۔ اس نعت کے کافے کیا ہیں۔

جواب: اس نعت کے کافے ٹو، ٹو، گنگو، آرزو، چار سو، آبرو، ہیں۔

4۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب: اس نعت میں شاعر نے اپنی محبت و حمیت کا اظہار کیا ہے۔ کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کا تذکرہ کرتی ہے۔

آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات دونوں جہانوں کے لیے باعثِ رحمت ہے۔ میری آرزو ہے کہ میرا بیٹا اور مرثا

صرف آپ ﷺ کی عمری میں ہو۔ آپ ﷺ کی اطاعت باعثِ نجات ہے۔

5۔ لالے کے بے داغ اور گل کے بے خار ہونے سے کیا مراد ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صبا	صبح کی ہوا	طوطی	ایک خوش آواز پرندہ
تذکرہ	ذکر	یکسو	ایک جانب، ساکن
چار سو	چار طرف	حرمت	عزت، احرام
مکان	مادی دنیا، جس کی حد ہے	لامکان	غیر مادی جہاں
بے داغ	داغ کے بغیر	بے خار	کانٹے کے بغیر

اشعار کی تشریح

شعر 1- صبا بے شک آتی مدینے سے تو ہے
کہ تجھ میں مدینے کے پھولوں کی بو ہے

تشریح:

شاعر امیر مینائی نعتیہ اشعار کی صورت میں شائے مصطفیٰ ﷺ میں رطب اللسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صبا جب چلتی ہے تو چہار سو خوشبو لے ہوئے ہوتی ہے۔ وہ صبا سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے صبا! جب تو مدینے سے ہو کر آتی ہے تو تم میں بہت خوشبو رچی ہوتی ہے۔ بے شک تم میں ضرور خوشبو ہوگی کیوں کہ تم میرے محبوب حضرت محمد ﷺ کی گلیوں سے ہو کر آئی ہے۔ ہم انسانوں پر آپ ﷺ کی بدولت بے پناہ منایات اور بے شمار نوازشات ہیں۔ چنانچہ شاعر اپنے زاویہ نگاہ سے صبح کے منظر کو بیان کرتے ہوئے صبح کی ہوا کو مدینے کی خوشبو میں رچا بسا محسوس کرتا ہے۔

شعر 2- سنی ہم نے طوطی و بلبل کی باتیں
ترا تذکرہ ہے، تری گفتگو ہے

تشریح:

شاعر امیر ایٹائی صبح کے حسین وقت کے حوالے سے حضور ﷺ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صبح کے سہانے وقت میں جب ٹھنڈی ہوا کے تھوکنے آتے ہیں تو چمن کے خوش گلو پرندے بھی آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ جس کے پاس جائیں وہ رسالت ماب حضرت محمد ﷺ کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے بارے میں ہی ہر جگہ گنگو ہو رہی ہوتی ہے۔ کائنات کا ایک ایک ذرہ آپ ﷺ کی تعریف میں مشغول ہے۔ شاعر کی حضور ﷺ سے محبت کی انتہا ہے کہ وہ اس کائنات کی ہر ذی روح کو حضور ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

شعر 3- جیوں تیرے در پر، مروں تیرے در پر

یہی مجھ کو حسرت یہی آرزو ہے

تشریح:

مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضور ﷺ پر ایمان لائے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ حضور ﷺ کی محبت ہمارا ایمان کا حصہ ہے۔ اس شعر میں ایٹائی اپنی دلی خواہش کا اظہار انتہائی مجز و اکسار کے ساتھ کرتے ہیں۔ میں ایک حقیر و بے نوا شخص ہوں۔ شاعر کہتا ہے کہ میں اپنی زندگی کے باقی ماندہ دن نبی کریم ﷺ کے در پر ہی پورے کرنا چاہتا ہوں۔ میرا جینا اور میرا مرنا صرف نبی پاک ﷺ کے لیے ہی ہو۔ میں جب تک زندہ رہوں روضہ رسول ﷺ پر ہی سجدہ ریز رہوں اور جب موت آئے تو وہ بھی مدینے میں آئے۔ یہی میری دلی خواہش ہے اور یہی میری دلی تمنا ہے۔

شعر 4- جے جس طرف آنکھ، جلوہ ہے اس کا

جو یک سو ہو دل تو وہی چار سو ہے

تشریح:

شاعر اس شعر کے اندر بھی حضور ﷺ کی محبت میں سرشار دکھائی دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خلوت اور جلوت میں ہر وقت حضور ﷺ کی یاد اور محبت میرے دل میں رہتی ہے۔ شاعر کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو ساری کائنات کے لیے رحمت بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ نہ صرف فرشتے بلکہ خود خدا تعالیٰ بھی حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس لیے ہمارے ایمان کا حاصل آپ ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کی محبت ہے۔

شعر 5- تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر

یہی میری محرمت، یہی آبرو ہے

تشریح:

اس کائنات کی تخلیق کا سبب حضرت محمد ﷺ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ دونوں جہانوں کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ امیر مینائی حضور اکرم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور راہِ حق کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جب تک زندہ رہوں شریعت محمدی ﷺ پر زندہ رہوں، آپ ﷺ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرتا رہوں۔ آپ ﷺ کی رحمت دونوں عالم کے لیے ہے۔ اس لیے ہر طرف آپ ﷺ کی رحمت ہی نظر آتی ہے۔ اگر دل آپ ﷺ کی طرف نکالیا جائے تو ہر طرف آپ ﷺ ہی نظر آتے ہیں اور اسی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

شعر 6- یہاں ہے ظہور اور وہاں نور تیرا
مکان میں بھی تو، لامکان میں بھی تو ہے

تشریح:

امیر مینائی، امام الانبیاء ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان جسدِ خاکی ہے جبکہ نبی پاک ﷺ نور ہی نور ہیں۔ آپ ﷺ وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ اس کائنات کا حسن آپ ﷺ ہی کا مرہونِ منت ہے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو تباہی کے گڑھے سے بچا کر کامیابی کے راستے پر چلایا۔ دونوں جہان آپ سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے جہالت اور تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے معاشرے کو نور سے منور کر دیا۔ آپ ﷺ بشری بھی ہیں اور نوری بھی۔ اس دنیا میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے انسانی شکل میں بھیجا تاکہ انسانوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات سے فیض یاب کیا جاسکے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ دنیا میں بشری حیثیت سے آئے اور آخرت کی زندگی میں آپ ﷺ کی حیثیت نوری ہوگی۔

شعر 7- جو بے داغ لالہ، جو بے خار گل ہے
وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے، وہ تو ہے

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ لالہ کا پھول جو اپنی خوبصورتی اور رعنائی میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ لالہ کے پھول کی رعنائی اپنی خوبصورتی کے باعث دنیا میں بے مثل ہے لیکن اس میں ایک کمی ہوتی ہے وہ یہ کہ اس میں ایک داغ ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسرے پھول جو خوبصورتی میں کمال درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں جو ہاتھ کو زخمی کر دیتے ہیں۔ حضور ﷺ کی ذات پاک پوری انسانیت کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ "ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔ آپ ﷺ ہی ہیں جن کی وجہ سے کائنات کے تمام رنگ موجود ہیں۔ آپ ﷺ کی ذات پاک رحمت ہی رحمت ہے۔ آپ ﷺ رحمت کی عملی تصویر ہیں۔ انسان کامل ہونے کا شرف صرف آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے۔

WANT TO DOWNLOAD NOTES OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**